ٹارزن
اور سمندری آفت
TARIQ ZAHOOR

بچوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کارنامہ

ٹارزن اور سمندری آفت

ظہیر احمد

یوسف برادرز
پاک گیٹ
مُلتان

سمندر میں ایک خوبصورت بحری جہاز تیر رہا تھا۔
اس جہاز کا رنگ گلابی تھا اور اس پر نیلے رنگ کے
ہنایت خوبصورت اور چمکدار شیشے لگے ہوئے تھے۔
اس جہاز کو ایک خاص انداز میں بنایا گیا تھا۔ اس
جہاز میں ایسی مشینری موجود تھی جس سے جہاز کو
مکمل طور پر شیشے کے بڑے غلاف میں ڈھک کر اسے
آبدوز بھی بنایا جا سکتا تھا۔ اس لئے جہاز کی پشت پر
آبدوز کو سنبھالنے والے پر بھی بنے ہوئے تھے اور انہی
پروں میں آبدوز سے نکلنے والا راستہ موجود تھا۔
اس جہاز میں تین سو سے زیادہ افراد سوار تھے جو

اس جہاز میں دنیا کے مختلف ملکوں کی سیروتفریح کے
لئے نکلے تھے۔ جہاز میں مسافروں کے لئے ہر طرح کی
سہولت فراہم کی گئی تھی۔ جہاز کا عملہ جو پچاس افراد
پر مشتمل تھا انتہائی مستعدی اور سرگرمی سے
مسافروں کو ہر طرح کا آرام بہم پہنچانے میں مصروف
تھا۔ چونکہ یہ جہاز خصوصی طور پر پوری دنیا کی سیر
کے لئے نکلا تھا اس لئے اس جہاز کی حفاظت کے لئے
بھی جہاز میں خاطرخواہ انتظام کیا گیا تھا۔ جہاز میں
توپیں اور جدید ترین اسلحے کا ذخیرہ بھی تھا تاکہ جہاز پر
اگر بحری قذاقوں کا حملہ ہو تو وہ ان سے اپنا بچاؤ کر
سکیں۔

اس جہاز کا کپتان ایک ادھیڑ عمر شخص مائیکل تھا۔
جہاز کا مالک بھی وہی تھا۔ اس نے جہاز کی خوبصورتی
اور اس کی حفاظت کے لئے اپنی طرف سے کوئی کمی
باقی نہ رکھ چھوڑی تھی۔ جہاز کا تمام عملہ ایک ہی
رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ زرد قمیض اور سرخ
تنگ پاجامے کے علاوہ انہوں نے سروں پر ایک ہی
جیسے اور ایک ہی رنگ کے ہیٹ پہن رکھے تھے۔

اس وقت جہاز مختلف ملکوں سے ہوتا ہوا چپاما ملک
کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں اس جہاز کا سمت
بتانے والا آلہ خراب ہو گیا اور وہ راستہ بھٹک کر
کسی اور طرف آ نکلے۔ کپتان مائیکل اور مشینری ٹھیک
کرنے والوں نے سمت بتانے والے آلے کو ٹھیک
کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔
ان میں سے ایک ماہر نے کہا کہ پہلے وہ چونکہ جہاز کو
آبدوز بنا کر سمندر کے نیچے سفر کرتے رہے ہیں اس
لئے وہ چپاما جانے والے راستے سے بھٹک کر کسی اور
طرف نکل آئے ہیں۔ اس وقت چونکہ دوپہر کا وقت
تھا اور آسمان پر ہر طرف بادل ہی بادل چھائے ہوئے
تھے اس لئے وہ سورج دیکھ کر بھی اندازہ نہیں لگا پا
رہے تھے کہ وہ کس سمت میں جا رہے ہیں۔ ہر طرف
سمندر ہی سمندر پھیلا ہوا تھا اور تیزی ہوائیں چل رہی
تھیں۔

کپتان مائیکل جہاز کے کنارے پر کھڑا آنکھوں پر
دوربین لگائے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ کہ جہاز
چلانے والے عملے کا ایک اور آدمی بھاگتا ہوا اس کے

پاس آیا۔ اس کے قدموں کی آواز سن کر کپتان مائیکل چونک کر اس کی طرف مڑا۔

"کپتان صاحب، طوفانوں کے بارے میں اطلاع دینے والی مشینری بتا رہی ہے کہ سمندر میں ایک بہت بڑا طوفان آنے والا ہے۔ اس طوفان کی شدت اور اس کی رفتار بہت تیز ہے"۔ آنے والے شخص نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو اس میں گھبرانے والی کونسی بات ہے۔ جہاز میں بڑے بڑے طوفانوں کا مقابلہ کرنے کی پوری طاقت ہے۔ کوئی طوفان اس جہاز کو ڈبو نہیں سکتا۔ زیادہ خطرہ ہوا تو ہم جہاز کو آبدوز بنا کر سمندر کی تہہ میں چلے جائیں گے۔ جب طوفان تھمے گا تو باہر آ جائیں گے"۔ کپتان مائیکل نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے کپتان صاحب، اگر آپ کا حکم ہو تو میں جہاز کے مسافروں کو مطلع کر دوں تاکہ وہ اپنے اپنے کیبنوں میں چلے جائیں اور خود کو حفاظتی بیلٹوں میں باندھ لیں تاکہ جہاز کو لگنے والے جھکولوں اور جھٹکوں سے انہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچ سکے"۔

آنے والے شخص نے کہا اور کپتان مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ شخص چلا گیا اور مائیکروفون میں چیخ چیخ کر مسافروں کو خبردار کرنے لگا۔ جو لوگ جہاز کے عرشے پر موجود تھے اس کی بات سن کر فوراً اپنے اپنے کیبنوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

کپتان مائیکل جہاز کے کنارے سے ہٹ کر جہاز کے کنٹرول روم میں آگیا۔ جہاں بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ ان مشینوں پر جہاز کا عملہ اپنے اپنے کام میں مصروف تھا۔ کپتان کو دیکھ کر وہ اسے سلام کرنے لگے۔

"کیا پوزیشن ہے۔ طوفان کتنی دیر میں یہاں تک پہنچ سکتا ہے اور اس کی شدت کتنی ہے"۔ کپتان نے طوفانوں کا پتہ دینے والی مشینری پر بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا جس کا نام ڈگلس تھا۔

"طوفان کی شدت بہت تیز ہے۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ بعد طوفان اپنی پوری قوت سے یہاں پہنچ جائے گا۔ اگر ہم اس وقت عام جہاز میں ہوتے تو آنے والا طوفان اس جہاز کو کسی تنکے کی طرح اپنے

ساتھ بہا لے جاتا۔ اس طوفان کی شدت سے بچنے کے
لئے ہمیں جہاز کو سمندر میں ہی اتارنا پڑے گا"۔ ڈگلس
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، اتار لو اسے سمندر میں"۔ کپتان
مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہاں بہت
سی بند مشینیں جاگ اٹھیں اور ان پر لگے ہوئے
رنگ برنگے بلب جلنے لگے۔ چند ہی لمحوں بعد جہاز کے
عرشے پر شیشے کا ایک بہت بڑا غلاف چڑھتا چلا گیا اور
پھر جہاز آبدوز کی شکل اختیار کر کے سمندر میں اترنے
لگا۔ جہاز کو پانی کے نیچے اس قدر گہرائی میں لے جایا
گیا تھا کہ سطح پر آنے والا طوفان کسی طرح بھی اس
جہاز پر اثرانداز نہ ہو سکے۔

آبدوز نما جہاز سمندر کی تہہ میں آ کر ہنایت تیزی
سے ایک طرف بڑھ رہا تھا۔ کپتان مائیکل ایک بڑی
کھڑکی کے پاس کھڑا سمندر کے پانی میں موجود مچھلیوں
اور دوسرے آبی جانوروں کو دیکھنے لگا۔ کہ اچانک
جیسے اس کی کھڑکی کے عین سامنے سے سبز رنگ سا
گزر گیا اور کپتان مائیکل بری طرح سے چونک اٹھا۔

"یہ کیا تھا"۔ اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"کیا، کپتان صاحب"۔ اس کے قریب کھڑے ایک
شخص نے حیرت سے پوچھا۔ وہ سمجھا تھا کپتان مائیکل
نے اس سے پوچھا ہے۔ کپتان نے اس کی طرف دیکھا
اور پھر سر جھٹک کر وہ نیلے شیشے والی کھڑکی کے
قریب آ گیا اور شیشے سے سر لگا کر دائیں بائیں دیکھنے
لگا۔ عین اسی لمحے جہاز کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور
ایسی آواز آئی جیسے جہاز کسی چٹان سے ٹکرا گیا ہو۔
جھٹکا اس قدر شدید تھا کہ وہاں کھڑے اور بیٹھے ہوئے
تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں سے اچھل کر فرش پر
گرے۔

کپتان مائیکل بھی اچھل کر پہلے ایک دیوار سے
ٹکرایا اور پھر دھڑام سے نیچے گر پڑا۔ یہی حال جہاز
میں موجود دوسرے لوگوں کا بھی ہوا تھا۔ اس سے
پہلے کہ کپتان مائیکل اور دوسرے افراد اٹھنے کی
کوشش کرتے جہاز کو ایک اور زوردار جھٹکا لگا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا کر رہے ہو تم لوگ"۔
مائیکل نے خود کو سنبھالتے ہوئے جہاز کے عملے سے چیخ

کر کہا۔

اس کا خیال تھا کہ عملہ غلطی سے جہاز نما آبدوز کو سمندر کی تہہ میں اس قدر نیچے لے آیا تھا کہ جہاز سمندر کی تہہ میں موجود چٹانوں سے ٹکرا رہا تھا۔ زوردار جھٹکا لگنے کی وجہ سے جہاز میں موجود خطرے کا الارم خود بخود بج اٹھا تھا اور پھر زوروشور سے بجنا شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ہر طرف ہڑبونگ مچ گئی تھی اور سب ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئے۔

"اٹھاؤ. جہاز کو اوپر اٹھاؤ احمقو"۔ جہاز کو ایک اور زوردار جھٹکا لگا تو کپتان مائیکل حلق کے بل چیخنے لگا۔ عملہ تیزی سے اٹھ کر مشینریوں کی طرف لپکا اور انہوں نے ہنایت افراتفری میں جہاز کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ جہاز اوپر اٹھتے ہوئے بھی زور زور سے جھٹکے کھا رہا تھا۔ وہ لوگ بڑی مشکلوں سے اسے کنٹرول کر رہے تھے۔

"اور اٹھاؤ اور اوپر لے جاؤ۔ لگتا ہے جہاز کو کوئی بڑی وہیل مچھلی ٹکریں مار رہی ہے۔ جلدی کرو اسے اوپر لے جاؤ"۔ مسلسل اور خوفناک جھٹکے لگتے رہے تو

مائیکل کو یقین ہو گیا کہ جہاز کو کوئی سمندری مخلوق ٹکریں مار رہی ہے اسے اچانک وہ سبز رنگ یاد آگیا جو تھوڑی دیر پہلے شیشے کی کھڑکی کے سامنے سے گزرا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کوئی سبز رنگ کی بڑی مچھلی یا سمندری مخلوق ہے۔ اگر وہ اسی طرح جہاز کو خوفناک انداز میں ٹکریں مارتی رہتی تو آبدوز نما جہاز کو شدید نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے جہاز کو اوپر اٹھانے کا حکم دے دیا تھا۔

آبی مخلوق کی خوفناک ٹکروں نے ان کے دل و دماغ سے سمندری طوفان کا خیال تک نکال دیا تھا اور انہیں اس بات کا احساس اس وقت ہوا جب آبدوز نما جہاز سمندر کی عین سطح کے قریب پہنچ گیا۔ سمندر کے اس حصے میں بڑی بڑی لہریں آتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ ان لہروں سے اپنا بچاؤ کرتے اور جہاز کو دوبارہ نیچے لے جانے کی کوشش کرتے۔ طوفانی لہروں نے ایک لمحے میں انہیں آ لیا دوسرے ہی لمحے ان سب کو اپنے دل و دماغ الٹتے ہوئے معلوم ہونے لگے۔

سمندری طوفانی لہروں نے جہاز کو بری طرح سے
اپنی زد میں لے لیا تھا اور اسے لکڑی کے معمولی تختے
کی طرح الٹانے پلٹانے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے
جہاز طوفانی لہروں میں گم ہو گیا۔

سردار، آج سمندر بہت پرسکون دکھائی دے رہا
تھا۔ لگتا ہے جیسے سمندر میں کوئی خوفناک طوفان آنے
والا ہے یا شاید آ کر گزر گیا ہے۔ کیونکہ سمندر اسی
صورت میں پرسکون نظر آنے لگتا ہے جب اس کے
کسی حصے میں زبردست طوفان آ رہا ہو یا آ کر گزر گیا
ہو۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

آج وہ بڑے دنوں بعد صبح صبح اپنی کشتی میں سیر
کر کے واپس آ رہے تھے۔ منکو عموماً ٹارزن کے ساتھ
کشتی میں محفوظ ہونے کے باوجود گہرے پانی میں جانے
کی کوشش نہیں کرتا لیکن آج اس نے خود ہی ٹارزن

سے کہا تھا کہ وہ اسے اپنی کشتی میں بٹھا کر سمندر کی سیر کرائے۔ اس کی بات سن کر ٹارزن پہلے تو حیران ہوا۔ اس نے منکو سے اس انوکھی خواہش کے متعلق پوچھنا چاہا۔ لیکن پھر خاموش ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ منکو کو اور کسی چیز کا خوف ہو نہ ہو لیکن وہ پانی میں خاص طور پر سمندر میں جانے سے بے حد گھبراتا تھا۔ ٹارزن نے اس کا خوف دور کرنے کی بڑی کوششیں کی تھیں۔ بڑی جھیل میں ٹارزن نے نہاتے ہوئے منکو کو پکڑ کر اکثر غوطے بھی دیئے تھے اور کئی بار اسے پکڑ کر زبردستی کشتی میں بٹھا کر سمندر میں لے بھی گیا تھا لیکن منکو کشتی کے کسی کونے میں دبک کر یوں منہ چھپا لیتا جیسے پانی سے اچانک کوئی بلا نکل کر اس پر جھپٹ پڑے گی اور اسے اٹھا کر سمندر میں لے جائے گی۔

آج چونکہ اس نے سمندر میں جانے کی خود فرمائش کی تھی اس لئے ٹارزن نے خاموشی سے اس کی بات مان لی تھی کہ شاید سمندر میں جا کر آج منکو کا ڈر نکل جائے۔ منکو ٹارزن کے ساتھ سمندر کے کنارے آ تو گیا

لیکن جب ٹارزن نے درختوں سے کشتی نکال کر سمندر میں ڈالی تو منکو نے اس میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ سمندر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر خوف ابھر آیا تھا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ خود ہی سمندر کی سیر کرنے کا کہہ کر مجھے یہاں لائے ہو۔ اب کشتی میں بیٹھنے سے پھر ڈر رہے ہو۔ تم بندر ہو یا گرگٹ جو بات بات پر اپنا رنگ بدل لیتا ہے"۔ ٹارزن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"نن، نہیں سردار۔ تمہاری کشتی بیحد چھوٹی ہے۔ اگر بیچ سمندر میں الٹ گئی تو"۔ منکو نے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں الٹتی، اگر کشتی الٹ بھی گئی تو زیادہ سے زیادہ ہم پانی میں گر جائیں گے۔ میں تیرنا جانتا ہوں تمہیں ڈوبنے سے پہلے نکال کر یہاں لے آؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"جتنی دیر میں تم مجھے پانی میں پکڑنے کی کوشش کرو گے اگر اس سے پہلے کسی سمندری مخلوق نے

میری ٹانگ پکڑ کر مجھے پانی میں کھینچ لیا تو۔ نہ بابا نہ میں نہیں جاؤں گا تمہارے ساتھ "۔ منکو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اب تو ٹارزن کو بڑا غصہ آیا۔ وہ چونکہ کشتی نکال چکا تھا اور اس کا دل بھی چاہ رہا تھا کہ وہ سمندر کی سیر کرے کہ عین وقت پر منکو گھبرا رہا تھا۔ ٹارزن اس کی طرف بڑھا کہ اسے وہ زبردستی اپنے ساتھ کشتی میں لے جائے گا۔ منکو نے ٹارزن کا ارادہ بھانپ لیا۔ اس نے پلٹ کر بھاگنے کی کوشش کی مگر اسی وقت ٹارزن اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹ پڑا۔ دوسرے ہی لمحے منکو اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا چیخ رہا تھا مگر ٹارزن نے اس کی چیخوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے لئے ہوئے کشتی میں آگیا۔ منکو کو اس نے کشتی میں ڈالا اور کشتی کو دھکیل کر پانی میں لے گیا اور خود بھی اچھل کر کشتی میں سوار ہو گیا اور چپو لے کر کشتی کو آگے لے جانے لگا۔ منکو عادت کے مطابق ایک طرف منہ چھپا کر اور سکڑ کر بیٹھ گیا تھا اور بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ اس کی بزدلی پر ٹارزن کو سخت غصہ آ رہا تھا اور اس

کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دے مگر پھر اس نے منکو کی طرف توجہ دینا ہی چھوڑ دی اور کافی دیر سمندر میں کشتی کو گھماتا رہا اور لطف اندوز ہوتا رہا پھر وہ کشتی کو واپس لے آیا اور اسے کھینچ کر درختوں کے پیچھے ڈال دیا۔ خشکی پر آتے ہی منکو نے سر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر سکون آگیا تھا جیسے وہ موت کے منہ سے بچ کر آ رہا ہو۔

ٹارزن اس سے ناراض ہو گیا تھا۔ وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ جب منکو نے اس سے مخاطب ہو کر سمندر کے پرسکون ہونے کی بات کی تو ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے جنگل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" ارے سردار، تمہیں کیا ہوا۔ تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔ اوہ، شاید تم مجھ سے ناراض ہو"۔ اسے خاموش دیکھ کر منکو نے جلدی سے کہا۔ ٹارزن نے اب بھی اس سے کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے آگے بڑھتا رہا۔

" سردار، میری بات تو سنو۔ سردار، ناراض مت

ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں آج تمہارے ساتھ سمندر کی سیر کروں لیکن سمندر کے پانی کو دیکھ کر نجانے مجھے کیا ہو جاتا ہے۔ معاف کر دو ناں سردار۔ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ تمہارے ساتھ کشتی کی سیر کروں گا اور سمندر سے بالکل نہیں ڈروں گا"۔ منکو نے بھاگ کر ٹارزن کے سامنے آ کر منہ بسورتے ہوئے التجا بھرے لہجے میں کہا۔

"ہٹ جاؤ منکو میرے سامنے سے ورنہ میں تمہیں اٹھا کر دور پھینک دوں گا"۔ ٹارزن نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے، تم تو واقعی مجھ سے بہت ناراض ہو۔ غصے کی وجہ سے تمہارا رنگ سرخ ہو گیا ہے۔ آنکھیں بھی سکڑ گئی ہیں اور ناک یوں پھول اور پچک رہی ہے جیسے جنگلی بھینسا سانس لیتا ہے"۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنگلی بھینسا، کیا میں تمہیں غصے میں جنگلی بھینسا دکھائی دیتا ہوں"۔ ٹارزن نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جنگلی بھینسا نن، نہیں سردار میں نے آپ کو جنگلی بھینسا کب کہا ہے۔ میں تو ......" منکو نے بوکھلا کر کہا۔

"نہیں، تم نے مجھے جنگلی بھینسا کہا ہے۔ اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا یا تو تمہاری دم کاٹ دوں گا یا پھر تمہیں لے جا کر سمندر میں پھینک دوں گا"۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا اور منکو بوکھلا گیا۔ اس نے اپنی دم پکڑ کر تیزی سے ایک طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اسے دم دبا کر بھاگتے دیکھ کر بے اختیار ٹارزن کی ہنسی نکل گئی۔ اسے ہنستے دیکھ کر منکو رک گیا اور حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"میں جھونپڑی میں جا رہا ہوں۔ میرے لئے ناشتہ وہیں لے آنا"۔ ٹارزن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ناشتہ تو میں لے آؤں گا۔ لیکن سردار ایسا نہ ہو کہ ناشتے میں تم میری دم ہی کھانا شروع کر دو"۔ منکو نے ٹارزن کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور ٹارزن کے حلق سے قہقہہ نکل گیا۔

"سردار، ابھی ابھی تو تم مجھ پر اس قدر غصے ہو رہے تھے اور اب بات بات پر ہنس رہے ہو۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں"۔ منکو نے ٹارزن کی طرف حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ تم احمق ہو، پاگل ہو گدھے اور پرلے درجے کے بیوقوف ہو۔ تم پر غصہ آنے لگتا ہے تو تم اپنی احمقانہ حرکتوں سے خواہ مخواہ مجھے ہنسنے پر مجبور کر دیتے ہو"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے، اتنا سب کچھ میں اکیلا ہی ہوں"۔ منکو نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں"۔ ٹارزن سر ہلاتے ہوئے مسکرایا۔

"نہیں سردار اتنے سارے خطابات مجھ اکیلے کو تو نہ دو۔ ایک عرصہ سے تمہارے ساتھ رہ رہا ہوں۔ فی الحال ایک آدھ خطاب مجھے دے دو باقی اپنے پاس ہی رکھ لو۔ بیوقوف والا خطاب میرے لئے ٹھیک ہے۔ احمق، پاگل اور گدھا تمہارے نام کے ساتھ ہی اچھے لگتے ہیں"۔ منکو نے بڑے معنی خیز لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن اسے گھور کر رہ گیا۔ اس

سے پہلے کہ ٹارزن اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ منکو ہنستا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔ اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کر ٹارزن کو ایک بار پھر ہنسی آ گئی۔ وہ سر جھٹک کر ہنستے ہوئے جھونپڑی کی طرف جانے لگا۔ ابھی اس نے دو تین ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ سمندر کی طرف سے اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی جہاز سمندر کی چٹان سے آ ٹکرایا ہو۔ اس آواز کو سن کر ٹارزن بری طرح چونک پڑا پھر وہ پلٹ کر تیزی سے دوبارہ سمندر کی جانب دوڑتا چلا گیا۔

کپتان مائیکل کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ اس کا سارا جسم کسی پھوڑے کی طرح سے دکھ رہا تھا اور اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور سر اٹھا کر دیکھنے لگا۔

وہ کنٹرول روم کے فرش پر اوندھا گرا پڑا تھا۔ اس کے جسم اور چہرے پر زخموں کے جا بجا نشانات نظر آ رہے تھے۔ کنٹرول روم کی مشینیں بالکل خاموش تھیں اور کنٹرول روم کی تقریباً ہر چیز بری طرح ٹوٹ پھوٹ کر ہر طرف بکھری ہوئی تھی۔ جہاز کو چلانے

والے سب لوگ بھی ادھر ادھر بالکل بے حس و حرکت پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ طوفانی لہروں نے جہاز کو اس بری طرح سے الٹایا پلٹایا تھا کہ جہاز کے اندر کی مشینری بری طرح سے تباہ ہو گئی تھی۔ اگر جہاز کو خاص قسم کے فولاد سے نہ بنایا گیا ہوتا تو جس طرح طوفان نے جہاز کو اٹھا اٹھا کر پٹخا تھا اس کے ہزاروں ٹکڑے کب کے سمندر میں بکھر چکے ہوتے۔ اس کے علاوہ جہاز کو آبدوز بنانے کے لئے جو شیشے لگائے گئے تھے وہ بھی خاص قسم کے تھے کیونکہ ان میں سے ایک شیشہ بھی ٹوٹا ہوا نہیں تھا۔ اگر کوئی شیشہ ٹوٹ گیا ہوتا تو اب تک سارے جہاز میں پانی بھر گیا ہوتا اور جہاز کب کا غرق ہو گیا ہوتا۔ لیکن جہاز کے اندر موجود مشینری تقریباً تباہ ہو گئی تھی اور اس میں موجود انسانوں کا کیا حال ہوا ہوگا اس کا اندازہ کپتان مائیکل کو بھی نہ تھا۔ کیپٹن مائیکل کے جسم کو مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے اور پورے جہاز میں زبردست گونج پیدا ہو رہی تھی۔ اس نے سر گھما کر نیلے شیشے کی طرف دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی

کنٹرول روم سے باہر آ گیا۔ باہر ایک طویل راہداری
تھی جس کی دیواروں پر سہارا لینے کے لئے مسلسل
لوہے کے ڈنڈے لگے ہوئے تھے۔ ان لوہے کے
ڈنڈوں کو پکڑتا ہوا کپتان مائیکل جہاز کے سامنے والے
سرے کی طرف جانے لگا۔

راہداری میں بھی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر بکھری ہوئی
تھی اور انسان زخمی حالت میں ادھر ادھر گرے پڑے
تھے جن میں نجانے کتنے زندہ تھے اور کتنے مر چکے تھے۔
لیکن بہرحال اس وقت وہ سب بے حس و حرکت
پڑے نظر آ رہے تھے۔ کپتان مائیکل نم آلود نگاہوں
سے ان سب کو دیکھتا ہوا ڈنڈوں کو پکڑ پکڑ اور
لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا۔ جہاز کے آخری
سرے پر ایک کمرہ تھا۔ اس نے کمرہ کھولا اور اندر چلا
گیا۔ یہ جہاز کا سامنے والا حصہ تھا۔ جہاں بڑے بڑے
دو شیشے لگے ہوئے تھے۔ جہاز کی مشینری پچھلی طرف
تھی۔ اس طرف جہاز کے سامنے کے رخ پر دیکھا جا
سکتا تھا۔ وہاں بھی دو تین آدمی بری طرح زخمی ہو کر
ادھر ادھر پڑے ہوئے تھے۔ جہاز کے شیشوں پر سمندر

آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ اس کا آبدوز نما
جہاز ابھی تک گہرے پانیوں میں تھا۔ جہاز کی مشینری
تباہ ہونے کی وجہ سے بالکل خاموش تھی لیکن اس
کے باوجود آبدوز نما جہاز نہایت تیزرفتاری سے ایک
طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے جہاز کے سارے انجن
جاگ رہے ہوں اور وہ اسے پوری قوت سے پانی میں
آگے لے جا رہے ہوں۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جہاز کی
ساری مشینیں بند ہیں اور جہاز اس قدر تیزی سے پانی
میں تیر رہا ہے۔ اتنی تیزرفتاری سے تو جہاز چل ہی
نہیں سکتا۔ کپتان مائیکل حیرت زدہ انداز میں بڑبڑایا
اور پھر وہ دیوار کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش
کرنے لگا۔ شدید تکلیف کی وجہ سے اس کی ایک ایک
ہڈی بری طرح سے کڑکڑا رہی تھی۔ درد کی تیز لہریں
جیسے اس کے سارے جسم میں سرایت کرتی جا رہی
تھیں لیکن وہ اس کے باوجود دانتوں پر دانت جمائے
اپنی حیرت مٹانے کے لئے اٹھ رہا تھا۔ وہ دیوار کا
سہارا لیتے ہوئے اٹھا اور مشینوں کے کنڈے پکڑتا ہوا

کا گدلا پانی ٹکرا رہا تھا۔ کپتان غور سے شیشوں کے
باہر دیکھنے لگا۔ اسے شیشوں کے اوپر سے ایک لمبی
سی زنجیر سامنے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو سختی
سے کھنچی ہوئی تھی۔

"اوہ، یہ تو جہاز کو لنگرانداز کرنے والی زنجیر ہے۔
یہ اس طرح کیوں کھنچی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ایسے لگ
رہا ہے جیسے کسی نے اس زنجیر کو آگے سے پکڑ رکھا ہو
اور وہی اپنی پوری طاقت سے جہاز کو کھینچ رہا ہو"۔
کپتان مائیکل پریشانی کے عالم میں بڑبڑایا اور غور سے
سامنے دیکھنے لگا۔ مگر پانی گدلا ہونے کی وجہ سے اسے
کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کافی دیر بعد جیسے پانی کا
گدلا پن صاف ہونے لگا اور تھوڑی دیر بعد جب جہاز
صاف پانی میں پہنچا تو کپتان مائیکل کی آنکھیں یہ دیکھ
کر حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔ جہاز کے
عین سامنے کافی فاصلے پر سبز رنگ کی دیوہیکل چھپکلی
نظر آ رہی تھی۔ اس کی کمر اوپر کی جانب اٹھی ہوئی
تھی کمر پر لمبے لمبے کانٹے نظر آ رہے تھے جو اس کے سر
سے لے کر دم کے آخری سرے تک چلے گئے تھے۔

اس کی دم بھی بے حد لمبی تھی اور جس چیز کو دیکھ
کر کپتان مائیکل خوفزدہ ہوا تھا وہ جہاز کے لنگر والی
موٹی زنجیر تھی جو اس دیوہیکل چھپکلی نے پکڑ رکھی تھی
اور اس کی مدد سے جہاز کو کھینچتی ہوئی نہایت تیزی
سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اتنی بڑی، خوفناک اور
طاقتور چھپکلی کپتان مائیکل نے پہلے کبھی نہیں دیکھی
تھی۔ وہ اس بلا کو دیکھ کر اس قدر خوفزدہ ہوا کہ اس
کا سانس رک گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے
اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے سر جھٹک کر دماغ پر چھاتے
ہوئے اندھیرے کو دور کرنے کی اور منہ کھول کر زور
زور سے سانس لینے کی بے حد کوشش کی لیکن بے
سود۔ دوسرے ہی لمحے وہ ہلاک ہو کر کٹے ہوئے
درخت کی طرح گرتا چلا گیا۔

ٹارزن نہایت تیزی سے بھاگتا ہوا سمندر کے کنارے پر پہنچا تھا۔ سمندر کے اس کنارے پر تو کچھ نہیں تھا البتہ دور ساحل سمندر پر درختوں کی اس قدر بہتات تھی کہ سمندر کا پانی درختوں کے اندر دور تک چلا گیا تھا۔ وہاں اسے ایک بہت بڑا اور نہایت خوبصورت جہاز دکھائی دیا۔ اس جہاز پر نیلے رنگ کے بڑے بڑے چمکدار شیشے دکھائی دے رہے تھے اور اس کے سرے پر آبدوزوں جیسے پر اور جہاز سے نکلنے والا راستہ بھی بنا ہوا تھا۔ وہ عجیب و غریب جہاز درختوں میں پھنسا ہوا تھا۔

ٹارزن نے دھماکے کی جو آواز سنی تھی وہ غالباً اسی جہاز کی تھی۔ جہاز شاید ان درختوں سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے دھماکے کی آواز پیدا ہوئی تھی۔ کیونکہ ٹارزن کو جہاز کے قریب چند درخت بھی ٹوٹے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جہاز پانی کی لہروں پر ڈول رہا تھا۔

"یہ جہاز کہاں سے آگیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو دور دور تک کسی جہاز کا نام و نشان بھی نہیں تھا اور یہ جہاز ہے یا آبدوز۔ اس قدر عجیب و غریب جہاز میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔ ٹارزن حیرت سے بڑبڑایا۔ پھر وہ جنگل کی طرف بھاگ پڑا اور جنگل میں ایک لمبا چکر کاٹ کر اس طرف جانے لگا جہاں آبدوز نما جہاز پانی میں اگے ہوئے درختوں میں پھنسا ہوا تھا۔ بھاگتے بھاگتے ٹارزن نہایت تیزی سے ایک درخت پر چڑھا اور پھر وہ درختوں پر چھلانگیں مارتا ہوا اور ان کی شاخوں کو پکڑ کر جھولتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ اس جگہ پہنچ گیا اور وہاں ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا اور حیرت سے اس عجیب و غریب

جہاز کو دیکھنے لگا۔ وہ جہاز کو دیکھنے کے لئے اس پر کودنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس نے جہاز کے آبدوز نما پروں کے قریب بنے ہوئے گول راستے کا ڈھکن کھلتے دیکھا۔ ٹارزن کچھ سوچ کر پتوں کے پیچھے دبک گیا۔ اس نے خطرے کے پیش نظر اپنا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

جہاز کا گول ڈھکنا کھلا اور اس میں سے ایک جیسے ہیٹ پہنے دو آدمی اچھل کر باہر آگئے۔ انہوں نے زرد رنگ کی ایک جیسی قمیض اور ایک جیسی سرخ رنگ کی پتلونیں پہنی ہوئی تھیں۔ ان میں ایک آدمی کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ وہ دونوں کود کر جہاز کے اوپر آ گئے۔ ان کے چہروں پر جا بجا زخموں کے نشان تھے اور وہ بے حد گھبرائے ہوئے تھے۔ وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

"یہ کوئی جنگل ہے ڈگلس، جہاز جنگل کے درختوں میں پھنسا ہوا ہے"۔ ایک شخص نے اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے نکل کر وہ باہر آئے تھے اور پھر ٹارزن نے اس راستے سے ایک جیسے ہیٹ پہنے ہوئے

اور ایک جیسے لباس پہنے ہوئے تین آدمیوں کو اور نکلتے ہوئے دیکھا۔ وہ سبھی بے حد گھبرائے ہوئے اور انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے اور ان سب کے جسموں پر کہیں نہ کہیں زخم ضرور لگا ہوا تھا جیسے وہ جہاز کے اندر آپس میں لڑتے رہے ہوں۔ وہ سب جہاز پر آ کر پھیلتے چلے گئے۔ ابھی تک جہاز پر بندوق بردار سمیت پانچ افراد باہر آئے تھے اور دو افراد اسی جگہ رک گئے تھے جہاں سے وہ سب نکلے تھے کہ عین اسی لمحے پانی میں زبردست ہلچل ہوئی۔ جہاز کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ ایک شخص جو جہاز کے کنارے پر کھڑا تھا اس کا پاؤں پھسل گیا۔ وہ گرنے ہی لگا تھا کہ اس کے قریب کھڑے اس کے ساتھی نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اوپر کھینچنے لگا۔ گرنے والے شخص نے بھی ہاتھ بڑھا کر اس شخص کا کاندھا پکڑ لیا تھا۔ ابھی وہ شخص اوپر بھی نہ آیا تھا کہ جہاز کو ایک اور جھٹکا لگا اور ٹھیک اسی لمحے پانی میں سے سبز رنگ کی ایک دیوہیکل چھپکلی نکلی اور نہایت تیزی سے جہاز پر چڑھنے لگی۔

چھپکلی کا رنگ سبز تھا۔ اس کا منہ کسی اژدھے جیسا تھا جس میں سے لمبے لمبے نوکیلے دانت صاف نظر آ رہے تھے۔ اس کی کمر پر لمبے لمبے کانٹے تھے جو اس کے سرے لے کر اس کی دم کے سرے تک جا رہے تھے اور اس کے چار پاؤں بھی تھے جن کے لمبے لمبے اور نوکیلے ناخن تھے۔ وہ انہی ناخنوں کی مدد سے جہاز پر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس خوفناک چھپکلی کو دیکھ کر زرد لباس والوں کے منہ سے خوفناک چیخیں نکل گئیں۔ خود ٹارزن بھی اتنی بڑی اور خوفناک چھپکلی کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔ زرد لباس والے اس شخص جس کے پاس بندوق تھی اس نے جلدی سے بندوق سیدھی کی اور چھپکلی کا نشانہ لے کر اس پر گولی چلا دی لیکن اس اثناء میں جہاز نے ایک زوردار جھولا کھایا اور جہاز پر کھڑے ہوئے پانچوں افراد اچھل کر پانی میں گرتے چلے گئے۔ جو دو افراد باہر آنے والے راستے میں کھڑے تھے وہ گھبرا کر جلدی سے جہاز کے اندر گئے اور انہوں نے ہنایت تیزی سے باہر نکلنے والا راستہ بند کر دیا۔

دیوہیکل چھپکلی نے ان انسانوں کو پانی میں گرتے دیکھا تو اس نے بھی پانی میں چھلانگ لگا دی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن بوکھلا گیا۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے نکلا اور اس نے پوری قوت سے جہاز کے اوپر چھلانگ لگا دی اور آگے بڑھ کر ان لوگوں کو دیکھنے لگا جو پانی میں گرے تھے۔ وہ پانچوں پانی میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے بری طرح سے چیخ رہے تھے۔ پانی سے ان کے صرف سر اور ہاتھ باہر تھے۔ اسی وقت ایک شخص کو جیسے کسی نے پانی کے اندر کھینچ لیا اور وہ یکدم پانی میں غائب ہو گیا البتہ اس کا ہیٹ بدستور پانی کی سطح پر تیر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر دوسرے شخص بری طرح سے چیخنے چلانے لگے اور ہاتھ پیر مار کر ادھر ادھر تیرنے لگے ۔ اب ٹارزن سے بھی نہ رہا گیا۔ اس نے بھی خنجر اپنے نیفے میں اڑسا اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔

پانی میں گر کر وہ تیزی سے گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ اس نے نیچے آ کر دیکھا۔ لیکن دیوہیکل چھپکلی جس نے ایک آدمی کو سمندر میں کھینچ لیا تھا وہ اور دوسرے

پانی سے نکل کر کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

جہاز سے نکلنے والے شخص اس اثناء میں کنارے پر پہنچ کر شاید جنگل میں دوڑ گئے تھے کیونکہ وہ ٹارزن کو کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ پھر ٹارزن نے درخت کی ایک جھکی ہوئی ڈال کو پکڑا اور پانی سے باہر آگیا۔

رات کا وقت تھا۔ جنگل تقریباً تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ جنگل کے سارے جانور اور پرندے اپنے اپنے مسکنوں میں آرام کی نیند سو رہے تھے لیکن ٹارزن اور منکو ابھی تک جاگ رہے تھے۔ وہ دونوں بےحد تھکے ہوئے تھے اور اس وقت اپنی جھونپڑی میں بیٹھے گہرے گہرے سانس لے رہے تھے۔ وہ ابھی ابھی ٹاکونا قبیلے سے واپس آئے تھے۔ آج ان کا سارا دن بے حد مصروفیت میں گزرا تھا۔ ٹارزن نے جنگل میں آ کر پہلے ان چاروں ایک جیسے لباس والے آدمیوں کو تلاش کیا تھا جو جہاز سے نکل کر دیوہیکل چھپکلی سے ڈر

کر جنگل کی طرف بھاگ گئے تھے۔ ٹارزن جب ان کے سامنے آیا تو ایک سفید چمڑی والے جنگلی کو دیکھ کر وہ اور زیادہ گھبرا گئے تھے اور دوسری طرف بھاگنے لگے تو ٹارزن نے ان کی زبان میں انہیں آواز دے کر روک لیا تھا۔

"تت، تم ہماری زبان جانتے ہو"۔ ان میں سے ایک شخص نے ٹارزن کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، میں مہذب دنیا کی بہت سی زبانیں اچھی طرح سمجھ اور بول سکتا ہوں۔ تم مجھ سے ڈرو نہیں، میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ میرا نام ٹارزن ہے اور میں ان جنگلوں کا سردار ہوں"۔ ٹارزن نے جواب دیا۔

"ٹارزن، اوہ تم جنگلوں کے سردار ٹارزن ہو۔ اوہ، اوہ ہم نے تمہارے بہت سے قصے سن رکھے ہیں"۔ ایک دوسرے شخص نے آگے بڑھ کر جلدی سے کہا۔

"ہاں، میں وہی ٹارزن ہوں لیکن تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ تم جس عجیب و غریب جہاز

سے باہر نکلے تھے اور اس جہاز پر دیوہیکل چھپکلی نے حملہ کیوں کیا تھا"۔ ٹارزن نے ایک ہی سانس میں ان سے کئی سوال کر ڈالے۔ دیوہیکل چھپکلی کا سن کر وہ ایک بار پھر خوفزدہ ہو گئے پھر ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور کہنے لگا۔

"میرا نام ڈگلس ہے اور میں اس جہاز کا نائب کپتان ہوں"۔ اس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹارزن کو اپنے بارے میں تفصیل بتانے لگا کہ وہ کون ہے۔ ان کا جہاز کس طرح خوفناک طوفان میں پھنس گیا تھا۔ کس طرح طوفانی لہروں نے ان کے جہاز کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔ ساری تفصیل بتا کر وہ چند لمحے کے لئے خاموش ہوا اور پھر ٹارزن کو بتانے لگا۔

"طوفان کی خوفناک لہروں نے ہمارے جہاز کو اس بری طرح سے الٹایا پلٹایا تھا کہ جہاز کے اندر موجود ساری کی ساری مشینری بری طرح سے تباہ ہو کر رہ گئی تھی اور ہم سب جہاز کی دیواروں، چھتوں اور زمین سے ٹکرا ٹکرا کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ جب مجھے

ہوش آیا تو جہاز مشینری بند ہونے کے باوجود سمندر
کی گہرائی میں ہنایت تیزی کے ساتھ آگے ہی آگے
بڑھا جا رہا تھا۔ میں زیادہ زخمی ہنیں ہوا تھا اس لئے
میں اٹھ کر جہاز میں گھومنے لگا۔ جہاز میں جہاز کے عملے
سمیت چار سو کے لگ بھگ افراد تھے۔ میں نے ہر
طرف ہر چیز ٹوٹی پھوٹی ہوئی دیکھی۔ ان چار سو افراد
میں مجھے پچیس افراد ایسے نظر آئے جو معمولی زخمی تھے۔
باقی سب کے سب لوگ یا تو مر چکے تھے یا اس قدر
زخمی ہو چکے تھے کہ ان کا بچنا محال نظر آ رہا تھا۔

ہمارے جہاز کا کپتان بھی ایک کمرے میں مرا پڑا
تھا۔ اس کمرے سے ہم نے اس دیوہیکل چھپکلی کو
دیکھا جو جہاز کے لنگر والی زنجیر کو پکڑے ہنایت
تیزی سے سمندر میں جہاز کو کھینچ رہی تھی۔ اس
خوفناک دیوہیکل چھپکلی کو دیکھ کر ہم خوفزدہ ہو گئے
اور پھر وہ دیوہیکل چھپکلی اوپر اٹھنے لگی۔ اس کے
ساتھ ساتھ ہمارا جہاز بھی سمندر میں اوپر اٹھ کر سمندر
سے باہر آ گیا اور پھر اچانک اس نے زنجیر چھوڑ دی
لیکن اس کے زنجیر چھوڑنے کے باوجود جہاز ہنایت

تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ کافی دیر بعد ہمیں
ساحل دکھائی دیا جہاں ہر طرف درخت ہی درخت
دکھائی دے رہے تھے۔ ہمارا جہاز تیزی سے بہتا ہوا ان
درختوں سے ٹکرا کر رک گیا۔ اگر ہم لوگ زمین پر گر
کر زمین سے نہ چپک جاتے تو جہاز کے درختوں سے
اس زور سے ٹکرانے کی وجہ سے ہم شاید بری طرح
سے زخمی ہو جاتے۔ ہم وہاں کافی دیر تک پڑے رہے
اور پھر ہم نے جہاز سے باہر نکلنا شروع کر دیا۔ مگر۔۔
یہ کہہ کر ڈگلس خاموش ہو گیا۔ اس سے آگے ٹارزن
نے بھی اس سے کچھ نہ پوچھا کیونکہ اس کے بعد جو کچھ
ہوا تھا اس کے سامنے ہی ہوا تھا۔

ٹارزن کو ان کی داستان سن کر بے حد افسوس ہوا
تھا کہ ان کے سینکڑوں آدمی مارے گئے تھے۔ وہ
مرنے والوں کا تو کچھ ہنیں کر سکتا تھا البتہ اس نے
ان چاروں کے ساتھ واپس جہاز میں جا کر زندہ بچ
جانے والے افراد کو نکالا اور انہیں جنگل میں لے آیا۔
منکو ان لوگوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ٹارزن نے
اسے مختصر طور پر ساری بات بتائی تو ان کی حالت پر

وہ بھی افسوس کرنے لگا۔

ٹارزن نے منکو کو بھیج کر قریبی ناکونا قبیلے کے سردار اور قبیلے کے بہت سے وحشیوں کو وہاں بلا لیا۔ ساری بات بتا کر ٹارزن انہیں جہاز پر لے گیا اور پھر انہوں نے مل کر جہاز سے لاشیں نکالنا شروع کر دیں۔ واقعی بیس پچیس افراد کے علاوہ کوئی بھی زندہ نہیں بچا تھا۔ ان میں مرد بھی تھے، عورتیں بھی اور بچے بھی۔ اس قدر لاشیں دیکھ کر ٹارزن کا دل دکھی ہو گیا۔ قبیلے والے اور منکو بھی ان لاشوں کو دیکھ کر بے پناہ دکھی نظر آ رہے تھے۔

ٹارزن نے قبیلے والوں کے ساتھ مل کر ان سب کی لاشوں کو ایک بڑے گڑھے میں ڈال کر اس پر مٹی ڈال دی اور زندہ بچ جانے والے اور زخمیوں کو قبیلے والوں کے ساتھ ان کے قبیلے میں لے گیا۔ وہ سب بے حد ڈرے ہوئے تھے۔ قبیلے والوں نے انہیں اپنی جھونپڑیوں میں رکھ لیا اور انہیں کھانا کھلانے کے علاوہ زخمیوں کا علاج اور ان کی دیکھ بھال کا بھی ذمہ لے لیا۔ ٹارزن اور منکو انہیں قبیلے میں چھوڑ کر واپس آ

گئے۔ جہاز سے لاشیں نکالنے اور انہیں دفن کرنے میں صبح سے رات ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ بری طرح سے تھک گئے تھے۔ اس قدر تھکنے کے باوجود وہ ابھی تک بے حد اداس اور پریشان نظر آ رہے تھے اور نیند جیسے ابھی ان سے کوسوں دور تھی۔

"سردار، کیا تم نے اس بڑی چھپکلی جیسی سبز بلا کو خود دیکھا تھا"۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں، وہ مگرمچھ نما دیوہیکل چھپکلی تھی۔ اس جیسی چھپکلی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اس نے جس طرح جہاز پر حملہ کیا تھا اور ایک آدمی کو لے کر جس انداز میں پانی میں غائب ہو گئی تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آدم خور بھی ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے وہ ابھی سمندر میں ہی ہے۔ اگر وہ آدم خور ہے تو اس لحاظ سے ہمارا جنگل سخت خطرے میں ہے۔ ہمارا جنگل انسانوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر سمندری چھپکلی جنگل میں آ گئی تو وہ ہر طرف تباہی اور بربادی پھیلا دے گی اور نجانے

ہمارے جنگل میں کتنے انسانوں کو مار ڈالے"۔ منکو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو منکو۔ میں بھی اسی دیوہیکل چھپکلی کے متعلق سوچ رہا ہوں۔ نجانے وہ ان کے جہاز کو کہاں سے کھینچ لائی ہے۔ جب تک میں اس کا خاتمہ نہیں کر لوں گا جنگل پر اس کا خطرہ منڈلاتا رہے گا۔ مگر ......" ٹارزن کہتے کہتے رک گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ تشویش اور تفکر کے سائے لہرا رہے تھے۔

"مگر، مگر کیا سردار"۔ منکو نے جلدی سے پوچھا۔

"میں نے جہاز کے ایک آدمی کو اس دیوہیکل سبز چھپکلی پر گولی چلاتے دیکھا تھا۔ اس آدمی کی گولی چھپکلی کے سر پر لگی تھی لیکن اس کا چھپکلی پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ جیسے اس کی کھال سخت اور فولاد کی بنی ہوئی ہو۔ اگر چھپکلی پر بندوق کی گولی نے اثر نہیں کیا تو ہمارے جنگلی ہتھیار اس کا کیا بگاڑ پائیں گے"۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اوہ، یہ تو واقعی بہت پریشانی والی بات ہے"۔

منکو کے منہ سے نکلا۔ عین اسی لمحے سارا جنگل ایک دہشتناک اور ہیبتناک آواز سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ اس چیخ کو سن کر نہ صرف ٹارزن اور منکو اچھل پڑنے پر مجبور ہو گئے بلکہ جنگل کے سارے باسی ہڑبڑا کر جاگ گئے۔

"بس، سردار یہ آواز تو مجھے اسی چھپکلی کی معلوم
ہوتی ہے۔ اس قدر خوفناک اور ہیبتناک آواز میں نے
اپنے جنگل میں آج تک نہیں سنی"۔ چیخ کی ہیبتناک
آواز سن کر منکو نے بری طرح سے خوفزدہ ہو کر کہا۔
"ہاں، یہ اسی کے چیخنے کی آواز ہے۔ آؤ میرے
ساتھ"۔ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے
جلدی سے اپنا نیزہ اٹھایا اور نہایت تیزی کے ساتھ
جھونپڑی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جنگل کے سارے جانور
اور پرندے جاگ گئے تھے اور وہ سب بے حد
ہراساں دکھائی دے رہے تھے ٹارزن جیسے ہی جھونپڑی

سے باہر نکلا۔ جنگل اس ہیبت ناک آواز سے ایک بار
پھر گونجنے لگا۔ آواز سمندر کی جانب سے آ رہی تھی۔
ٹارزن نے جلدی سے اس طرف دوڑ لگا دی۔ منکو بھی
جھونپڑی سے نکل کر اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔ ابھی وہ
جھونپڑی سے تھوڑا ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں ایسی
آوازیں آنے لگیں جیسے دور کہیں بڑے بڑے درخت
ٹوٹ کر گر رہے ہوں۔ ٹارزن جلدی سے ایک درخت
پر چڑھ گیا اور پھر اس نے ایک درخت سے دوسرے
درخت پر پھر تیسرے درخت پر چھلانگیں مارنا شروع
کر دیں۔ وہ اسی طرح درختوں پر چھلانگیں مارتا ہوا
ساحل سمندر کی طرف جانے لگا۔ کافی آگے جا کر اسے
وہی سمندری سبز چھپکلی دکھائی دے گئی۔ دیوہیکل
چھپکلی منہ سے خوفناک چیخوں جیسی آوازیں نکالتی ہوئی
جنگل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس کی لمبی اور
طاقتور دم سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی دکھائی دے
رہی تھی اور پھر جیسے ہی اس کی دم کسی درخت سے
ٹکراتی تو وہ اپنی دم اس درخت کے تنے پر اس زور
سے مارتی کہ درخت ٹوٹ کر ایک دھماکے سے گر

جاتا۔

ٹارزن اس آفت کو دیکھ کر ایک جگہ رک گیا اور غور سے اسے دیکھنے لگا۔ دیوہیکل چھپکلی واقعی خوفناک اور انتہائی طاقتور دکھائی دے رہی تھی۔ خاص طور پر اس کے جسم پر آری کے دندانوں کی طرح جو کانٹے تھے اور سر سے لے کر دم کے سرے تک چلے گئے تھے بے حد تیزدھار دکھائی دے رہے تھے۔ وہی کانٹے درختوں کے تنوں پر پڑتے تو درخت ٹوٹ کر دور جا گرتا۔ ٹارزن جس درخت پر موجود تھا بلا اس درخت سے آگے نکل گئی تھی۔ ٹارزن چند لمحے اس کی جانب دیکھتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک بڑی شاخ پر اپنے قدم جمائے اور اس پر جم کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے نیزے کو اپنے ایک ہاتھ میں تولا اور پھر اسے پوری قوت سے سامنے جاتی ہوئی سمندری سبز چھپکلی پر کھینچ مارا۔

نیزہ پوری قوت سے اس کی پشت سے ٹکرایا تھا لیکن اس سے ٹکراتے ہی نیزہ یوں اچٹ کر ایک طرف جا گرا جیسے ٹارزن نے نیزے کو کسی پہاڑی

چٹان پر مارا ہو۔ اس کے جسم پر ذرا بھی خراش نہیں آئی تھی اور نہ ہی اسے احساس ہوا تھا کہ اس کے جسم پر کوئی چیز ماری گئی ہے۔ وہ اسی انداز میں دم ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اپنے نیزے کو اس کے جسم سے ٹکرا کر اچٹتے دیکھ کر ٹارزن کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں ابھر آئیں۔ اس کا اندازہ بالکل صحیح تھا۔ واقعی اس آفت پر کسی قسم کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا تھا۔ منکو بھی بھاگتا ہوا وہاں آگیا تھا اس نے ٹارزن کو اس پر نیزہ مارتے دیکھ لیا تھا۔

" اوہ سردار، واقعی اس پر تو تمہارے نیزے نے معمولی سی خراش بھی نہیں لگائی۔ جیسے اس کی کھال فولاد کی بنی ہوئی ہو "۔ منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں، آؤ اس کا پیچھا کریں اور دیکھیں یہ کہاں جا رہی ہے "۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ درختوں کی شاخوں پر جھولتا ہوا اس کے پیچھے جانے لگا۔

" اوہ سردار، یہ تو اسی طرف جا رہی ہے جہاں ہم

نے صبح جہاز سے نکلنے والی لاشیں ایک گڑھے میں
دفنائی تھیں۔ منکو نے ٹارزن کو مخاطب کر کے کہا۔
ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ سبز
چھپکلی درختوں کو دم مار مار کر گرا کر اپنا راستہ بناتی
ہوئی واقعی اسی گڑھے کی طرف جا رہی تھی۔ گڑھے
کے قریب پہنچ کر اس نے گڑھے کے اردگرد مٹی کو
سونگھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے منہ اٹھا کر ایک
فلک شگاف چیخ ماری جیسے وہ خوشی کا اظہار کر رہی ہو
اور پھر اس نے اپنے بڑے بڑے پنجوں سے گڑھے کی
مٹی نکالنا شروع کر دی۔ ٹارزن اور منکو درخت پر ہی
رک گئے۔ وہاں کافی اندھیرا تھا لیکن ٹارزن اور منکو
جنگل کے باسی تھے اور ان اندھیروں کے عادی تھے
اس لئے انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس سمندری
آفت کے پنجے تیزی سے چل رہے تھے۔ اس نے دیکھتے
ہی دیکھتے گڑھے کو کافی حد تک کھول لیا تھا اور پھر
اس نے اپنا تھوتھنی جیسا منہ گڑھے میں ڈال کر ایک
انسانی لاش کو پکڑ کر گڑھے سے باہر نکال لیا۔ لاش کو
منہ میں دبائے وہ مڑ کر دوبارہ سمندر کی طرف چل

پڑی۔ ٹارزن اور منکو ایک بار پھر اس کا تعاقب
کرنے لگے۔ بلا سمندر کے کنارے آئی اور پھر وہ نہایت
تیزی سے پانی میں اترتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن
کے چہرے پر قدرے اطمینان آگیا۔

دوسرے روز ٹارزن نے ٹاکونا قبیلے والوں کے ساتھ مل کر سمندری چھپکلی کے شکار کی تیاریاں کرنا شروع کر دیں۔ اس نے احتیاط گڑھے سے چند لاشوں کو لے کر جا کر سمندر کے کنارے رکھوا دیا تھا کہ سمندری آفت اس دوران وہاں نہ آ جائے۔

ٹارزن کے کہنے پر اس گڑھے کے قریب ایک اور بہت بڑا اور چوڑا گڑھا کھودا جا رہا تھا۔ ٹارزن چاہتا تھا کہ وہ کسی طرح اس چھپکلی کو اس گڑھے میں گرا لینے میں کامیاب ہو جائے پھر وہ اس گڑھے میں بڑی بڑی چٹانیں پھینک کر اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش

کرے گا یا پھر جب سبز چھپکلی گڑھے میں گر جائے گی تو وہ گڑھے میں جلتی ہوئی لکڑیاں پھینک کر اسے جلانے کی کوشش کریں گے۔ اس پر اور تو کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا لیکن ہو سکتا ہے کہ آگ اس پر اثر کر جائے۔ اس کے علاوہ ٹارزن کو آبدوز نما جہاز سے چند دستی بم بھی مل گئے تھے۔ اس نے چھپکلی کو گڑھے میں گرانے کے بعد اس پر بم برسانے کا بھی فیصلہ کر لیا تھا۔

وحشیوں نے ٹارزن کی ہدایات کے مطابق جب ایک بہت بڑا اور گہرا گڑھا تیار کر لیا تو ٹارزن ایک موٹے سے رسے کی مدد سے اس گڑھے میں اتر گیا۔ اس نے گڑھے میں موٹی موٹی لکڑیوں کو نوکیلا بنا کر گاڑ دیا۔ اس کا خیال تھا کہ چھپکلی کا بھاری جسم جب پوری طاقت سے اس گڑھے میں گرے گا تو ممکن ہے نوکیلی لمبی لمبی لکڑیاں اس کے جسم میں گھس جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے۔ ٹارزن ہر صورت میں اس کا خاتمہ چاہتا تھا۔ اس لئے وہ اسے مارنے کے لئے اپنے طور پر تمام انتظام کر رہا تھا۔

نوکیلی لکڑیوں کو گڑھے کی تہہ میں گاڑ کر وہ گڑھے میں لٹکا ہوا رسہ پکڑ کر باہر آ گیا اور وحشی گڑھے پر باریک لکڑیوں کی چھت ڈالنے میں مصروف ہو گئے۔ گڑھے کو اس نے بالکل زمین کی طرح ہموار بنوایا تاکہ چھپکلی اپنے پنجوں کی مدد سے اس میں سے باہر نہ آ سکے۔ جب گڑھا پوری طرح تیار ہو گیا تو ٹارزن نے جہاز میں مرنے والے لوگوں کی چند لاشیں گڑھے کے کنارے اس انداز میں رکھ دیں کہ بلا اگر ان لاشوں کو کھانے کے لئے آتی تو وہ یقیناً اس گڑھے میں گر جاتی۔ اس گڑھے سے کافی دور ٹارزن نے ایک اور گڑھا بنوا کر اس میں آگ جلا دی تھی اور وہاں کئی وحشی بٹھا دیئے تھے اور ان کو ہدایات دی تھیں کہ وہ جیسے ہی انہیں آواز دے وہ اس آگ سے جلتی ہوئی لکڑیاں لے کر یہاں آ جائیں۔ اس کے علاوہ ٹارزن نے جنگل کے طاقتور ہاتھیوں کی مدد سے پہاڑی علاقوں سے بڑے بڑے وزنی اور نوکیلے پتھر بھی منگوا لئے تھے اور ہاتھیوں کو بھی درختوں کے پیچھے چھپا دیا تھا تاکہ جیسے ہی دیوہیکل چھپکلی گڑھے میں گرے وہ پتھر اٹھا اٹھا

کر اسے مارنا شروع کر دیں۔

"سردار، کیا یہ ضروری ہے کہ سمندری آفت آج بھی اسی طرف آئے۔ وہ زندہ انسانوں کے شکار کے لئے کسی اور طرف بھی تو جا سکتی ہے"۔ ٹارزن کو سب انتظام کرتے دیکھ کر منکو نے ٹارزن کو مخاطب کر کے خدشہ ظاہر کیا۔

"ہاں، ایسا ہو تو سکتا ہے۔ لیکن ابھی اس گڑھے میں بے شمار لاشیں ہیں اور اس بلا کو یہاں تک پہنچنے میں آسانی رہتی ہے۔ پہلے وہ انہی لاشوں پر گزارہ کرے گی۔ جب لاشیں ختم ہو جائیں گی تب وہ کسی اور طرف جائے گی۔ لیکن بہرحال تمہارا خدشہ درست بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں قبیلے والوں کو ساحل سمندر کی طرف بھجوا دیتا ہوں تاکہ وہ سمندر پر نظر رکھیں اور اگر سمندری آفت کسی اور طرف جانے کی کوشش کرے تو مجھے فوراً اس کی اطلاع دیں۔ پھر میں کسی نہ کسی طرح اس کو اپنے پیچھے لگا کر اس طرف لے آؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔ پھر اس نے ٹاکونا قبیلے کے چند وحشیوں کو سمندر کی طرف بھیج دیا۔

"سردار، تم نے اپنی طرف سے اس سمندری آفت کے خاتمے کا ہر ممکن انتظام کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر وہ گڑھے میں گر کر ہلاک نہ ہوئی تو اور جس قسم کی اس کی کھال ہے اگر اس پر پتھروں، آگ اور بموں نے بھی اثر نہ کیا تو"۔ منکو نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن واقعی سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اچانک وہ اچھل پڑا۔

"کک، کیا ہوا سردار، کسی زہریلے ناگ نے تو نہیں کاٹ لیا جو تم اس بری طرح سے اچھل پڑے ہو"۔ منکو نے گھبرائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن اسے اردگرد کوئی ناگ نہ نظر آیا۔

"ناگ نے مجھے نہیں کاٹا لیکن مجھے شمالی کالے جنگل میں موجود نیلی دھاریوں والے سرخ ناگ کا خیال آیا تھا۔ اس لئے میں اچھلا تھا۔ اس ناگ کا زہر اس قدر تیز اور خوفناک ہے کہ اگر وہ اپنا زہر کسی فولادی چٹان پر اگل دے تو چٹان ایک لمحے میں دھواں بن کر غائب ہو جاتی ہے"۔ ٹارزن نے جلدی سے کہا۔

"اوہ، نیلی دھاریوں والا سرخ ناگ۔ تت، تم نیلاشو ناگ کی بات تو نہیں کر رہے"۔ منکو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اور ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں میں نیلاشو ناگ کی ہی بات کر رہا ہوں۔ اگر شمالی کالے جنگل سے ہمیں نیلاشو ناگ مل جائے تو ہم اس دیوہیکل چھپکلی کو آسانی کے ساتھ ہلاک کر سکتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"لیکن سردار تم اس ناگ کو پکڑو گے کیسے وہ تو بال سے بھی زیادہ باریک ہوتا ہے۔ آسانی سے نظر ہی نہیں آتا اور نیلاشو ناگ انسانوں کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ تم نے اگر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ یقیناً تمہیں کاٹ لے گا اور تم دھواں بن کر غائب ہو جاؤ گے۔ نہیں سردار، اپنی زندگی کو اتنے بڑے خطرے میں مت ڈالو"۔ منکو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ٹارزن کا کام ہی خطروں سے کھیلنا ہے اور جس کھیل میں خطرہ نہ ہو اسے کھیلنے میں مجھے مزہ ہی نہیں

ٹارزن نے خوشدلی سے کہا اور پھر وہ تاکونا قبیلے کے وحشیوں کو ہدایات دینے لگا کہ وہ شمالی جنگل کی طرف جا رہا ہے۔ اگر اس دوران سمندری چھپکلی اس طرف آ جائے تو وہ اسے گڑھے میں گرا کر ہر ممکن طریقے سے مارنے کی کوشش کریں۔ منکو نے ٹارزن کو نیلاشو ناگ کو پکڑنے سے رکنے کی بیحد کوشش کی لیکن ٹارزن بھلا کب ماننے والا تھا۔ وہ اسی وقت شمالی کالے جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔

شمالی کالا جنگل وہاں سے کافی دور تھا اس لئے ٹارزن درختوں کی شاخوں کو پکڑ کر ان پر جھولتا ہوا ہنایت تیزی سے اس طرف جا رہا تھا تاکہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو شمالی کالے جنگل میں پہنچ جائے۔ شمالی کالے جنگل میں پہنچتے پہنچتے ٹارزن کو صبح سے شام ہو گئی۔ لیکن وہ مطمئن تھا وہ جانتا تھا کہ نیلاشو ناگ عموماً رات کے وقت ہی اپنے بلوں سے باہر آتے ہیں۔

شمالی کالے جنگل میں پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی لیکن ٹارزن جنگل میں اس طرف آ گیا جہاں اس کے خیال

کے مطابق نیلاشو ناگوں کے مسکن تھے۔ اس کو اندھیرے میں بھی صاف دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ انہی جنگلوں کا باسی تھا۔ اس نے جنگل میں پہنچ کر ایک خاص قسم کی بوٹی تلاش کی اور پھر ایک خرگوش کو تلاش کرکے اسے پکڑ لیا۔ اس نے بوٹی کو زبردستی اس خرگوش کو کھلا دیا۔ بوٹی کھاتے ہی خرگوش اس کے ہاتھوں میں بے حس و حرکت ہو گیا۔ بوٹی کے تیز اثر نے اسے ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا تھا۔ تب ٹارزن نے خرگوش کی گردن کاٹی اور اس کا خون اس نے زمین پر ادھر ادھر ڈالنا شروع کر دیا اور پھر خرگوش کا مردہ جسم ایک طرف پھینک دیا۔ اب اسے صبح کا انتظار تھا کیونکہ نیلاشو ناگ بال سے بھی زیادہ باریک تھا اسے کم از کم رات کو آسانی سے تلاش نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ٹارزن جانتا تھا کہ نیلاشو ناگ خرگوشوں کا خون بہت پسند کرتے ہیں۔ جہاں بھی انہیں خرگوشوں کے خون کی بو محسوس ہوتی ہے تو وہ اس طرف لپکے چلے آتے ہیں۔ ٹارزن نے اس لئے خرگوش کو بے ہوش کر

دینے والی بوٹی کھلائی تھی جسے کھاتے ہی خرگوش بے
ہوش ہو گیا تھا۔ اس بوٹی کا اثر چونکہ اس کے خون
میں بھی سرایت کر گیا تھا اس لئے ٹارزن کو یقین تھا
کہ خرگوش کے خون کو چاٹتے ہی نیلاشو ناگ بھی بے
ہوش ہو جائیں گے اور پھر دن کی روشنی میں انہیں
تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ اس نے رات اس جنگل
میں گزاری اور پھر صبح ہوتے ہی وہ اس طرف آ گیا
جہاں اس نے خرگوش کا خون گرایا تھا۔ وہ جھک کر
نہایت غور سے خون کے اردگرد دیکھنے لگا۔ تھوڑی سی
تلاش کے بعد اسے ایک جگہ بال جتنا باریک ایک
چھوٹا سا سانپ دکھائی دے گیا جس کا رنگ سرخ تھا
اور اس پر نیلی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ یہی نیلاشو
ناگ تھا جس کی ٹارزن کو تلاش تھی۔ ٹارزن ناگ کو
دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اس نے جلدی سے اپنا خنجر نکالا
اور اس کی نوک سے ناگ کو کچلنا شروع کر دیا۔ ناگ
چونکہ بے حد چھوٹا اور باریک تھا اس لئے وہ خنجر کی
نوک سے آسانی کچلا گیا اور ٹارزن کے خنجر کی نوک نیلے
رنگ کی ہو گئی۔ ٹارزن نے غور سے خنجر کی نوک

دیکھی پھر اس نے مطمئن ہو کر گردن ہلا دی۔ اس
نے خنجر کو ایک بڑے پتے میں لپیٹا اور اسے نیفے میں
اڑس کر نہایت تیزی سے اپنے جنگل کی طرف روانہ
ہو گیا۔

دن کے دوسرے پہر جب وہ اپنے جنگل میں
ٹھیک اس جگہ پہنچا جہاں اس نے دیوہیکل چھپکلی کے
خاتمے کا انتظام کر رکھا تھا اور وہاں ٹاکونا قبیلے کے
وحشیوں کو چھوڑ رکھا تھا۔ تو وہ بری طرح سے خوفزدہ
ہو گیا کیونکہ ہر طرف ٹاکونا قبیلے والوں کی لاشیں
بکھری پڑی تھیں۔ درخت گرے ہوئے تھے اور گڑھے
کی چھت بھی گری ہوئی تھی۔ ٹارزن نے گڑھے میں
جھانک کر دیکھا تو پریشان ہو گیا کیونکہ گڑھے میں اس
نے نیزوں جیسی جن لکڑیوں کو زمین میں گاڑا تھا وہ
ٹوٹی پڑی تھیں اور وہاں پتھر اور جلتی ہوئی لکڑیاں
بھی پڑی تھی جو اب بجھ چکی تھیں۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے سمندری چھپکلی نے یہاں
حملہ کیا تھا۔ وہ گڑھے میں بھی گری تھی۔ قبیلے والوں
نے اس پر حملہ بھی کیا تھا لیکن اس پر ہتھیاروں اور

آگ نے کوئی اثر نہیں کیا الٹا اس نے گڑھے سے نکل کر قبیلے والوں کو ہی مار ڈالا"۔ ٹارزن انتہائی پریشانی کے عالم میں بڑبڑایا۔

"سردار، تم آگئے سردار۔ اوہ، اوہ اچھا ہوا سردار تم واپس آگئے۔ دیکھو، دیکھو اس تباہی کو دیکھو سردار۔ اس خونخوار سمندری آفت نے یہاں کس قدر تباہی پھیلائی ہے۔ اس آفت پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا سردار۔ وہ رات کو یہاں آئی تھی اور گڑھے میں جا گری تھی۔ قبیلے والوں نے اس پر آگ پھینکی، ہاتھیوں کی مدد سے اس پر بڑے بڑے پتھر برسائے گئے۔ یہاں تک کہ جہاز سے بچ جانے والے دو آدمیوں نے اس گڑھے میں بم بھی مارے تھے لیکن اس دیوہیکل چھپکلی کا ایک بال بھی بانکا نہیں ہوا۔ اس نے چھلانگ لگا کر خود کو نہایت تیزی سے گڑھے میں سے نکال لیا اور پھر اس نے خوفناک چیخیں مارتے ہوئے اس قدر تیزی سے حملہ کیا کہ کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے بے شمار آدمیوں کو مار ڈالا اور پھر سمندر کی طرف بھاگ

گئی"۔ ایک طرف سے منکو نے ٹارزن کے سامنے آ کر جلدی جلدی اسے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ قبیلے والوں کی لاشیں دیکھ کر ٹارزن کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا تھا۔

"اس دیوہیکل چھپکلی نے میرے جنگل میں اس قدر تباہی پھیلائی ہے۔ میں اسے کسی قیمت پر زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک میں ان سب لوگوں کی موت کا انتقام نہ لے لوں میں چین سے نہیں بیٹھوں گا"۔ ٹارزن خوفناک انداز میں غرایا پھر اس سے پہلے کہ منکو کوئی اور بات کرتا اچانک جنگل میں اس چھپکلی کی تیز آواز سنائی دی۔ اس کی آواز سن کر ٹارزن کے کان کھڑا ہوگئے۔ وہ زخمی شیر کی طرح پلٹا اور تیزی سے اس طرف بھاگ اٹھا جس طرف سے اسے اس کی آواز سنائی دی تھی۔

دیوہیکل چھپکلی اسی طرف آ رہی تھی۔ ٹارزن نے خنجر نکالا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ چھپکلی بھی اسے دیکھ کر رک گئی اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے خوفناک انداز میں غرانے لگی۔

"یہ کیا کر رہے ہو سردار، کیوں اپنی موت کو گلے
لگا رہے ہو۔ اس آفت پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔
پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ یہ تمہیں مار ڈالے گی"۔ منکو نے
ایک درخت پر چڑھتے ہوئے چیخ کر ٹارزن کو مخاطب
کرکے کہا۔ لیکن اس خونخوار چھپکلی نے ایک تو جہاز
کے بے شمار انسانوں کو مارا تھا اور اب اس نے
ٹارزن کے جنگل کے وحشیوں کو بھی ہلاک کر ڈالا تھا
اس لئے ٹارزن اس سے انتقام لینے کے لئے دیوانہ ہو
رہا تھا اور وہ دیوانگی کے عالم میں ہر خطرے کو پس
پشت ڈال کر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

دیوہیکل چھپکلی نہایت خوفناک نظروں سے ٹارزن
کو گھور رہی تھی اور پھر اس نے اچانک نہایت تیزی
سے ٹارزن پر حملہ کر دیا۔ اس نے اپنا بڑا سا منہ
کھول کر ٹارزن کو پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن
ٹارزن نہایت تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور چھپکلی
کا منہ زور سے زمین سے ٹکرا گیا۔ مگر پھر وہ بجلی کی
سی تیزی سے پلٹ کر ایک بار پھر ٹارزن پر جھپٹ
پڑی۔ اس نے اپنی دم گھما کر پوری قوت سے ٹارزن

کو مارنے کی کوشش کی تھی۔ ٹارزن تیزی سے فضا میں
اچھلا اور چھپکلی کی کانٹوں والی دم اس کے نیچے سے
نکل گئی اور ایک درخت کے تنے سے جا ٹکرائی۔ اس
درخت کے پرخچے اڑ گئے اور وہ ٹوٹ کر دور جا گرا۔
اب تو چھپکلی کو غصہ آگیا۔ وہ منہ کھول کر نہایت
خوفناک آواز میں چنگھنے لگی۔ اس کے چنگھنے کی آواز اس
قدر تیز تھی کہ ٹارزن کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے
ہوئے محسوس ہونے لگے۔ چھپکلی اپنے خونخوار پنجوں اور
منہ سے ٹارزن کو پکڑنے کے لئے بری طرح سے اس
پر جھپٹ رہی تھی اور اسے دم اٹھا اٹھا کر مارنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ اس کی دم جس درخت کو لگتی
اس کے پرخچے اڑ جاتے۔ ٹارزن ابھی تک اس چھپکلی
سے اپنا بچاؤ کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے چھپکلی
پر حملہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا معمولی
خنجر چھپکلی کے جسم پر ایک معمولی سی خراش بھی
نہیں ڈال سکتا۔ وہ نیلاشو ناگ کے زہرآلود خنجر کی
نوک چھپکلی کی آنکھ میں مارنا چاہتا تھا۔ اس کے جسم
کا نازک حصہ آنکھیں ہی تھیں۔ جہاں ٹارزن کا خنجر

کارگر ہو سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ چھپکلی کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا اور وہ اپنے حملوں میں شدت لاتی جا رہی تھی۔ اس نے دم مار مار کر وہاں بے شمار درخت گرا دیئے تھے جس کی وجہ سے ٹارزن کو ادھر ادھر اچھل کود کرنے اور خود کو بچانے میں بے حد مشکل پیش آ رہی تھی۔ پھر ٹارزن اچانک پلٹا اور اس نے ایک طرف بھاگنا شروع کر دیا۔

سمندری آفت خوفناک آواز میں چیختی ہوئی اس کے پیچھے لپکی۔ ٹارزن بھاگتا ہوا ایک چوڑے تنے والے درخت کے قریب آ گیا۔ چھپکلی عین اس کے سر پر آ گئی تھی۔ اس نے ٹارزن کو پنجہ مارنے کی کوشش کی مگر اسی وقت ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر چوڑے تنے والے درخت پر چڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے خود کو فضا میں اچھالا اور فضا میں قلابازی کھا کر چھپکلی کے عین سر پر جا چڑھا۔ اس سے پہلے کہ چھپکلی سر جھٹک کر اسے دور پھینکتی ٹارزن نے ہاتھ موڑ کر نیلاشو ناگ کے زہر والا خنجر اس کی آنکھ میں مار دیا۔ دیوہیکل سبز چھپکلی کے حلق سے ایک خوفناک چنگھاڑ

نکل گئی۔ اس نے سر کو اس زور سے جھٹکا کہ ٹارزن اڑتا ہوا دور جا گرا۔ چھپکلی کی آنکھ میں خنجر دستے تک گڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھ سے نیلے رنگ کا مواد نکل رہا تھا۔ وہ خوفناک انداز میں چیختی ہوئی ٹارزن کی طرف پلٹی مگر وہیں ٹھٹھک کر رک گئی۔ ٹارزن جو زمین پر گرا بری طرح سے کراہ رہا تھا۔ چھپکلی کو حیرت سے دیکھنے لگا۔ اچانک چھپکلی کے جسم میں زوردار جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور ساتھ ہی اس کے منہ سے نیلے رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔ چھپکلی خوفناک انداز میں چیختی ہوئی بری طرح سے ناچنے لگی اور پھر وہ یکدم زمین پر گر گئی اور تڑپنے لگی۔ اس کے سارے جسم سے نیلے رنگ کا دھواں نکلنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم پانی بن کر زمین پر پھیلنے لگا۔

نیلاشو ناگ کے زہر نے کام کر دکھایا تھا۔ خنجر کی نوک پر لگا ہوا زہر چھپکلی کے جسم میں سرایت کر گیا تھا جس نے اس پہاڑ جیسی بڑی، چٹان جیسی مضبوط اور دیوؤں جیسی طاقت رکھنے والی اس خوفناک سبز

اس کو مٹا یا رہو۔
ختم شد

سمندری آفت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اس سمندری آفت کو ہلاک ہوتے دیکھ کر منکو درخت سے چھلانگ مار کر نیچے آ گیا اور خوشی سے تالیاں بجانے لگا۔ جنگلوں کے سردار ٹارزن نے ایک بار پھر اس پر ثابت کر دیا تھا کہ اگر کوئی انسان جدوجہد، ہمت اور کوشش کرے تو پہاڑوں کو بھی گرا سکتا ہے۔ ٹارزن اٹھا اور منکو کو ساتھ لے کر جنگل کی طرف چل دیا۔ چھپکلی کا جسم چند ہی لمحوں میں پانی بن کر بہہ گیا تھا۔ پھر اس پانی سے بھی نیلا دھواں اٹھنے لگا اور چند ہی لمحوں میں وہاں سے وہ غلیظ پانی بھی غائب ہو گیا۔

ختم شد